آج یہ ناممکن ہے۔ اور پھر جنگ اگر ہو بھی تو اپنے بل بوتے پر یا کسی بڑی طاقت کا سہارا لے کر جنگ کرنا بدقسمتی کو اپنے اوپر مسلط کر لینا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ گزشتہ پچیس برس تک ہندوستان اور پاکستان کی دشمنی کا تجربہ ہو گیا۔ ایک راستہ باہم صلح و آشتی کے ساتھ رہنے کا بھی ہے۔ کچھ اور نہیں تو کم از کم اسے بھی تو آزما کر دیکھ لینا چاہئے۔ زندگی ایک فرد کی ہو یا ایک قوم کی اس میں استواری اور توانائی پیدا ہوتی ہے حقیقت نگری اور حقیقت پسندی سے۔ نہ کہ جذباتیت اور خواہشاتِ نفس کی پیروی سے۔ حقیقت خواہ کتنی ہی تلخ ہو اس کو قبول کر لینا دلیلِ مردانگی و بلند ہمتی ہے کوئی جذبہ یا خواہش کتنے ہی شیریں اور حسین ہوں ان کی پیروی میں حقائق سے اغماض و انحراف بزدلی اور کوتاہ بینی ہے۔

بہرحال جب تک یہ باہم بے اعتمادی اور کشمکش کی فضا ہندوستان اور پاکستان کے درمیان قائم ہے۔ ان بہاری مسلمانوں کے معاملہ کے حل کی کوئی توقع نہیں ہو سکتی ہائے ناموس انسانیت و شرافت کی بے چارگی و بے کسی! لاکھوں انسان بوڑھے اور جوان مرد اور عورت آج موت و حیات کی کشمکش سے دو چار ہیں —— لیکن سیاست کے نقار خانہ میں ان کی آہ و فریاد کبھی سنائی نہیں دیتی۔

افسوس ہے گذشتہ ماہ ہمارے نہایت فاضل دوست مولانا عبدالباری صاحب حاوی نے بھی ہوائی جہاز کے ذریعہ حج کے ارادے سے جاتے ہوئے ظہران میں وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مولانا وانمباڑی (شمالی ارکاٹ) کے باشندہ تھے اور وہیں حضرت مولانا گنگوہی حضرت شیخ الہند اور مولانا تھانوی رح کے ارشد تلامذہ سے علوم و فنون اسلامیہ و دینیہ کی تعلیم پائی۔ یوں تو سب علوم و فنون میں کامل درک رکھتے تھے لیکن حدیث اور عربی ادب میں بڑا کمال حاصل تھا پہلے مختلف مدارس اور ایک

ہائی اسکول میں درس کی خدمات انجام دیں۔ اب ادھر دس برس سے مدراس کے مشہور جامعہ عربک کالج میں صدر الاساتذہ کے عہدے پر فائز تھے۔ عربی زبان اور اردو فارسی میں شعر کہتے تھے۔ پہلے تخلص مجاہد تھا پھر حاوی کے تخلص سے مشہور ہوئے۔ بڑے خوش اخلاق اور عابد وزاہد بزرگ تھے۔ وضعداری، مروت اور شرافت ان کی فطرت تھی۔ جیسا کہ سفرنامہ مدراس میں عرض کیا جا چکا ہے علالت اور ضعف کے باوجود راقم الحروف سے ملاقات کے لئے قیام گاہ پر تشریف لائے۔ سات آٹھ مرتبہ حج وزیارتِ مدینہ سے مشرف ہو چکے تھے۔ اس مرتبہ پھر جا رہے تھے کہ اثنائے راہ میں پیغامِ اجل آ پہنچا۔ عمر ساٹھ کے لگ بھگ ہوگی اللہ تعالیٰ صدیقین وشہدا کا مقام عطا فرمائے۔ آمین

بیان ملکیت وتفصیلات متعلقہ برہان دہلی

فارم چہارم قاعدہ ۸

۱۔ مقام اشاعت :۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

۲۔ وقفہ اشاعت :۔ ماہانہ

۳۔ طابع کا نام :۔ حکیم مولوی محمد ظفر احمد خاں
قومیت :۔ ہندوستانی
سکونت :۔ اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

۴۔ ناشر کا نام :۔ حکیم مولوی ظفر احمد خاں

۵۔ اڈیٹر کا نام :۔ مولانا سعید احمد اکبرآبادی
قومیت :۔ ہندوستانی
سکونت :۔ سمہرر ظلیٹ پل پہلاد تغلق آباد نئی دہلی ۴۴

۶۔ مالک :۔ ندوۃ المصنفین اردو بازار جامع مسجد دہلی ۶

میں محمد ظفر احمد خاں ذریعہ ہذا اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم اور اطلاع کے مطابق صحیح اور درست ہیں۔ دستخط ناشر :۔ محمد ظفر احمد خاں
۱۲-۱۴-۱۹۷۷